سوال

(189) ترجمہ مطبوعہ احمدی لاہور کواوّل سے آخرتک دیکھا الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

از حقیر فقیر ابوتراب محمد عبدالرحمٰن گیلانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ بخدمت شریف شیخ العرب والعجم، محی السنۃ وقامع البدعۃ، شمس العلماء جناب حضرت مولانا مولوی سید محمدنذیر حسین صاحب دام فیضہم، واضح رائے عالی باد، میں نے ایک رسالہ مسمی بازالۃ الشبہۃ عن فریضیۃ الجمع مع ترجمہ مطبوعہ احمدی لاہور کواوّل سے آخرتک دیکھا، اس رسالہ کے صفحہ 24 میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ وقال[1] ابن ابی شیبۃ حدثنا جریر عن منصور عن طلحۃ عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبدالرحمٰن انہ قال قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاجمعۃ ولاتشریق الافی مصر جامع ذکرہ العینی فی عمدۃ القاری وسندہ صحیح۔ اب التماس یہ ہے کہ اس ناچیز کے پاس اسماء الرجال میں تین ہی کتابیں ہیں، میزان الاعتدال، تقریب التہذیب، خلاصۃ تذہیب تہذیب الکمال، راقم خاکسار کے مسکن کی جگہ بہت چھوٹی سی بستی ہے، بھائی احنات اس رسالہ کو دیکھ کر مجھ پر بڑا اعتراض کرکے کہتے ہیں کہ تم ایسی بستی میں کیوں جمعہ پڑھتے ہو، کتب مذکورہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جریر جواس میں راوی ہے، منصور سے اگرچہ رواۃ صحاح سے ہے، لیکن متکلم فیہ ہے اور منصوران کا استاذ ہے لیکن ان کے ہم نام بہت سے راوی ہیں کوئی ثقہ ہے اور کوئی ضعیف اوریہ معلوم نہیں کہ طلحہ سے کون منصورروایت کرتا ہے اور طلحہ کے بھی ہم نام بہت سے ہیں، کوئی ثقہ کوئی ضعیف اور معلوم نہیں کہ کون طلحہ سعد بن عبیدہ سے روایت کرتا ہے اور سعد بن عبیدہ ثقہ ہیں لیکن ابی عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں اورابی عبدالرحمٰن کے ہم نام بھی بہت ہیں، کوئی مجہول اور کوئی غیر مجہول، لیکن جوابی عبدالرحمٰن حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا پتہ ان کتابوں سے نہیں لگتا ہے، الحاصل جریر کو منصور سے تلمذ ضرور ہے لیکن منصور کو طلحہ سے اور طلحہ کو سعد بن عبیدہ سے اور سعد بن عبیدہ کوابی عبدالرحمٰن سے، اورابی عبدالرحمٰن کو حضرت علیؓ سے ہرگز تلمذ نہیں معلوم ہوتا ہے، اب التماس یہ ہے کہ عینی حنفی نے سندمذکور کو جو صحیح کہا ہے، آیا یہ کہنا ان کا صحیح ہے یانہ، کتب مذکورہو دیگر کتب رجال سے سندمذکور کی تنقید فرمائی جائے۔ بینوا توجروا

---

[1] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جمعہ اور تشریف بڑے شہرہی میں ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علامہ عینی حنفی نے جواثر علیؓ کی سندمذکور صحیح کہا ہے، سوان کا یہ کہنا صحیح ہے، قاضی شوکانی نے نیل الاوطار صفحہ 110 جلد 3 میں لکھا ہے کہ ابن حزم نے اثر علیؓ کی تصحیح کی ہے اور حافظ ابن حجر درایہ صفحہ 131 تخریج ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ حدیث[1] لاجمعۃ ولاتشریق ولافطر ولااضحی الافی مصر جامع لم اجدہ وروی عبدالرزاق عن علی موقوفا لاتشریق ولاجمعۃ الافی مصر جامع واسنادہ صحیح ورواہ ابن ابی شیبۃ مثلہ وزاد ولافطر ولااضحی وزادفی اخرہ اومدینۃ عظیمۃ واسنادہ ضعیف اورفتح الباری صفحہ 380 جلد 2 مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں۔ ومن[2]

ذلک حدیث علی لاجمعۃ ولا تشریق الافی مصر جامع اخرجہ ابوعبید باسناد صحیح موقوفا۔ مگر واضح رہے کہ حضرت علی کے اس اثر کے صحیح ہونے سے قری اور بستیوں میں نماز جمعہ پڑھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔ اولاً اس وجہ سے کہ حضرت علیؓ کا یہ قول ایک ایسا قول ہے جس میں قیاس واجتہاد کو دخل ہے اور صحابی کا ایسا قول بالاتفاق حجت نہیں ہے، علامہ شوکانی نیل الاوطار میں لکھتے ہیں۔ وللاجتہاد[3] فی مرح فلا ینتھض للاحتجاج بہ انتہی۔ثانیاً اس وجہ سے کہ آیت قرآنیہ واحادیث مرفوعہ مطلق وعام ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مصر اور غیر مصر ہر مقام میں اقامت جمعہ جائز و درست ہے، پس یہ نصود مطلعہ و عامہ حضرت علیؓ کے اس قول کے نافی ہیں اور صحابی کا ایسا قول ہے جس کیا حادیث مرفوعہ و آیات قرآنیہ سے نفی ہوتی ہو، وہ قول بالاتفاق حجت نہیں فقہائے حنفیہ کو بھی اس کا اعتراف ہے،ثالثاً اس وجہ سے کہ آیت یاایھا[4] الذین امنوااذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعواالی ذکر اللہ، ہر مکلف کو عام ہے اور ہر مکان مصر وغیر مصر کو شامل، پس اس آیت قرآنیہ کے عموم سے مصر و غیر مصر، ہر جگہ و ہر مقام میں اقامت جمعہ کا جائز و درست ہونا صاف و روشن ہے، علامہ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں۔ دلیل[5] الافتراض من کلام اللہ تعالیٰ علی العموم فی الامکنۃ انتہی۔

پس اگر حضرت علیؓ کے اس قول کی وجہ سے یہ کہا جائے کہ بستیوں اور دیہاتوں میں اقامت جائز نہیں، بلکہ فقط مصر میں ہی جائز ہے، تو حضرت علیؓ کے اس قول سے آیت قرآنیہ کی تخصیص لازم آتی ہے، حالانکہ صحابی کی قول سے قرآن کی تخصیص بالاتفاق جائز نہیں ہے، نہایت تعجب سے علمائے حنفیہ سے کہ ان کی تمامی اصول کی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اخبار احاد سے قرآن کی تخصیص جائز ہے، چنانچہ تلویح میں ہے، لایجوز تخصیص الکتاب بخیر الواحد لان خبر الواحد دون الکتاب ولانہ ظنی والکتاب قطعی فلا یجوز تخصیصہ لان التحصیص تفسیر والتغییر لایکون الایمام یسادیہ اویکون فوقہ انتہی۔ یعنی خبر واحد سے قرآن کی تخصیص جائز نہیں کیونکہ خبر واحد کا درجہ قرآن کے درجہ سے اوئی ہے، اس لیے کہ خبر واحد ظنی ہے اور قرآن قطعی ہے، پس خبر واحد سے قرآن کی تخصیص جائز نہیں اس وجہ سے کہ تخصیص کے معنی میں متغیر کردینا اور بدل دینا اور کسی شے کا متغیر کرنا اور اس کو بدل دینا اسی چیز سے ہوگا جو اس شے کے مساوی ہو یا اس سے بڑھ کر ہو یہی مضمون اصول فقہ کی تمام کتابوں میں لکھا ہوا ہے، مگر باوجود اس کے وہ حضرت علیؓ کے قول مذکور سے جو خبر واحد کے درجہ میں بھی نہیں ہے، آیت مذکورہ کی تخصیص کرتے ہیں اور اس کے حکم عام کو اس قول سے منسوخ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اقامت جمعہ فقط مصر میں درست و جائز ہے اور غیر مصر میں ناجائز و نادرست، دیکھو علمائے حنفیہ کا یہ ضیع کس قدر قابل تعجب ہے، رابعاً اس وجہ سے کہ اگر حضرت علیؓ کے قول سے غیر مصر میں جمعہ کا ناجائز ہونا نکلتا ہے، تو حضرت عمر و عثمان و ابوہریرہ و ابن عمر و غیر ہم رضی اللہ عنہم کے افعال و اقوال سے غیر مصر میں جمعہ کا جائز و درست ہونا ثابت ہوتا ہے، پس چونکہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال آیت مذکورہ واحادیث مرفوعہ کے موافق ہیں، لہٰذا انہیں صحابہؓ کے اقوال و افعال کا لینا اور حضرت علیؓ کے قول کو ترک کرنا لازم ہے یا حضرت علیؓ کے قول کو اور ان صحابہ کے اقوال کو ترک کرنا اور قول اللہ اور قول رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔ ق ال[6] اللہ تعالیٰ فان تنازعتم فی شیً فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا۔ اور جب کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف یعنی قرآن و حدیث کی طرف رجوع کیا تو ثابت ہوا کہ اقامت جمعہ مصر و غیر مصر ہر جگہ جائز و درست ہے، پس اسی کو لینا اور اسی پر عمل کرنا فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] حدیث لاجمعۃ ولا تشریق الحدیث، میں نے کہیں نہیں دیکھی، عبدالرزاق نے اس کو حضرت علیؓ سے موقوفا روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے، ابن ابی شیبہ میں اومدینۃ عظیمۃ (یا کسی بڑے شہر میں) کے الفاظ زاید ہیں۔

[2] اور اس سے حضرت علیؓ کی موقوف حدیث ہے۔ لاجمعۃ ولا تشریق جس کو ابو عبید نے صحیح سند سے موقوفا روایت کیا ہے۔

[3] اس میں اجتہاد کو دخل ہے، لہٰذا اس سے احتجاج جائز نہیں ہے۔

[4] اے ایمان والو! جب جمعہ کی نماز کے لیے اذان کہی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

[5] اللہ تعالیٰ کے قول سے جمعہ ہر جگہ فرض ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عموم الکنہ کے لئے فرض کیا ہے۔

[6] اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اگر کسی چیز میں تمہارا جھگڑا ہوجائے تو اس کو اللہ اور رسول کے پاس لے آؤ اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو یہ بہت بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے ۔

فتاوی نذیریہ

جلد01ص595

محدث فتویٰ